نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

کوسوو مسلمانوں کا مقتل و مدفن کیوں؟

عصبیت ایک انتہائی مکروہ اور قابل نفرت مادہ ہے۔ لیکن یہ مادہ انسان میں مذہبی چپقلش کی صورت میں اور بھی بھیانک شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اور انسان صفت آدمیت کی اوج ثریا کی بلندیوں سے گر کر بہیمیت کی اتھاہ گہرائیوں میں گر جاتا ہے۔ آجکل اس بہیمیت اور صلیبی تعصب کا مظاہرہ مغربی باشندے یورپ کے قلب میں واقع کوسوو کے مسلمانوں کیساتھ کر رہے ہیں۔ جارحیت کا شکار کوسوو بد قسمت بلقان کے علاقہ میں واقع ہے یہ خطہ ہمیشہ ماضی کی طرح ایک بار پھر عیسائی درندگی کی زد میں ہے۔ اس صدی کے اوائل میں بھی اٹلی کے ہاتھوں بلقان کے مسلمان بہت دکھ اٹھا چکے ہیں۔ پھر اس کے بعد روسی تسلط کے دوران بھی یوگوسلاویہ میں یہ مسلمان مشق ستم بنے رہے۔ آزادی کے بعد روسی شکنجے سے تقریباً کئی درجن ممالک اور علاقے آزاد ہو گئے۔ لیکن جب مسلمانوں نے علم آزادی بلند کرنا چاہا تو انہیں آزادی کا اہل نہ سمجھا گیا۔ انہی سرب درندوں نے چند سال قبل بوسنیا میں جو قیامت مسلمانوں پر برپا کی تھی وہ یورپ کے "سفید" ماتھے پر ایک سیاہ دھبہ ہے۔ موجودہ بربریت اور جو مظالم کوسوو کے مسلمانوں پر ڈھائے جا رہے ہیں وہ بھی انہی مظالم کا ایک تسلسل ہے۔ جہاں گذشتہ دنوں ایک سو سے زائد مسلم خواتین، بچوں اور مردوں کو اجتماعی طور پر ہلاک کرنے کے بعد ایک بڑے گڑھے میں پھینک دیا گیا۔ طرفہ تماشا یہ ہے کہ سرب درندوں نے اقوام متحدہ کی تحقیقاتی اور تفتیشی ٹیم کے سربراہ کو (جب اس نے سربیا کو مجرم ٹھہرایا تو) انہوں نے انتہائی ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملک بدر کر دیا۔ کہ اس نے کیوں مکروہ حقائق طشت ازبام کیے۔ اس ظلم اور بدمعاشی پر امریکہ اور اقوام متحدہ کی "رگ حمیت" نہیں پھڑکی جو اکثر مسلم ممالک اور عراق کیخلاف "جوش حمیت" کے باعث پھٹتی محسوس ہوتی ہے۔ عراق پر اب بھی مسلسل حملے کیے جا رہے ہیں کہ وہ معائنہ کاروں کی ٹیم کے ساتھ تعاون نہیں کر رہا ہے، لیکن دوسری جانب سرب درندوں کے ہاتھوں نہ صرف مسلمانوں بلکہ اس کے ساتھ

اقوام متحدہ کی تذلیل بھی کی جا رہی ہے۔ لیکن اس معاملہ میں ان کی پیشانیوں پر پسینہ تک نہیں آتا آخر یہ تضاد اور مجرمانہ تغافل کیوں برتا جارہا ہے ؟۔ شاید اسلیے کہ یہ مسلمان ہیں ورنہ رنگ و نسل اور ہر چیز میں یہ انکے مشابہ ہیں۔ ان کا جرم یہی ہے کہ انکے دلوں کی تختی پر ابھی تک توحید کی کرن جگمگا رہی ہے اور انکے سینوں میں ایمان کی شمعیں باوجود یورپ کے کفر و ضلال کی یخ بستہ ہواؤں کے جھکڑ سے ابھی تک نہیں بجھیں۔ تازہ اطلاعات کے مطابق کوسوو کے ۹۰ فیصد مسلمانوں کو اپنے گھروں سے نکال کر برف پوش پہاڑوں اور جنگلوں میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ جہاں پلاسٹک کے خیموں میں مسلمان بھوک، وافلاس اور سردی میں ٹھٹر ٹھٹر کر موت کا انتظار کر رہے ہیں۔ ۲۹ جنوری کو ۲۴ بے گناہ مسلمانوں کو پھر خون ناحق میں نہلا دیا گیا۔ بغیر کسی معقول وجہ اور گناہ کے سرب درندوں نے انکے قتل عام کا یہ جواز پیش کیا کہ ایک روز قبل کوسوو کے پولیس اہلکار کے ہاتھوں ایک سرب فوجی زخمی ہو گیا تھا۔ اس زخم کے بدلے میں ۲۴ بے گناہ شہری قتل کر دیے گئے۔ اس ظلم عظیم پر یورپ کا روایتی شور و غل جو انسانی حقوق کی پامالی پر مچایا جاتا ہے وہ دیکھنے اور سننے میں نہیں آرہا۔ اگر کسی مسلم ملک میں چند باؤلے کتے بھی ایک ساتھ مارے گئے ہوتے تو یورپ اور اقوام متحدہ مسلمانوں کے خلاف پھٹ پڑتا۔ بغیر کسی مہلت اور بات چیت و مذاکرات کے بڑی فوجی کاروائی سے بھی دریغ نہ کرتے۔ گذشتہ سات آٹھ سال میں بلقان اور اس کے پورے علاقہ میں خون مسلم کی ندیاں پانی کی طرح بہائی جا رہی ہیں۔ اکیسویں صدی کے آغاز پر خوشحالی اور ترقی کے شادیانے بجانے والا یورپ ان مظالم پر گنگ ہے۔ بلکہ خوش ہو رہا ہے کیونکہ اس کے گندے اور کالے دل سے ابھی تک صلیبی جنگوں کی شکست کا زنگ نہیں اترا اور مذہبی تعصب کا سیاہ پتھر صدیوں بعد بھی ابھی تک نہیں پگھلا۔ نیٹو اور یورپی یونین برسلز میں بیٹھ کر سربوں کے خلاف کاروائی کے نام پر مسلمانوں کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ دو روز قبل اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کوفی عنان نے صاف طور پر کہدیا ہے کہ اقوام متحدہ کوسوو میں کوئی کردار ادا نہیں کرے گا اور نہ ہی اس قضیہ سے اس کا کوئی تعلق ہے۔ اسکے بعد مسلمان اقوام متحدہ سے کس امن اور کس خیر کی توقع رکھینگے۔ "کنجروں کے اسکوٹھے" میں مسلمان کب تک بے زبانوں کیطرح بیٹھ کر

استراحت فرماتے رہیئے ؟۔ اسکے بعد بھی اگر مسلم حکمران ان سے خیر کی توقعات رکھتے ہیں تو ہم سمجھیں گے کہ یہ احمقوں کی جنت میں رہنے والی مخلوق ہے۔ نیٹو کئی سالوں سے سربوں کے خلاف کاروائی کی دھمکی دے رہا ہے۔ لیکن آج تک ایک گولی بھی نہیں چلائی گئی اور نہ ہی اس پر کسی قسم کی اقتصادی پابندیاں لگائی گئیں۔ نیٹو کا منافقانہ کردار مسلمانوں پر بوسنیا میں سرب جارحیت کے موقع پر آشکارا ہو چکا ہے۔ یورپ بھر میں مسلمانوں کی عزت اور عصمت و آبرو کے نگینے پاش پاش کیے جارہے ہیں۔ جگہ جگہ ہماری مسلم مائیں اور بہنیں فٹ پاتوں پر بھیک مانگنے پر مجبور ہیں۔ لنڈن میں دوران سفر ٹرین میں ایک مسلم بوسنیائی لڑکی "خوشحال یورپ" کے باشندہ ہونے کے باوجود مسافروں سے بھیک مانگ رہی تھی۔ میں نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک عیسائی سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے ؟۔ تو اس نے مجھے جواب دیا کہ یہ "سٹوپٹ" بوسنیائی مسلم ہے۔ اسلیے بھیک مانگ رہی ہے۔۔۔۔ اندازہ کیجئے کہ انسانی حقوق کے علمبرداروں کے دل میں کتنا احترام اور انسانیت کا جذبہ ہے ؟۔ خیر وہ تو اغیار ہیں ان سے کیا توقع رکھی جاسکتی ہے۔ خود عالم اسلام اس سارے قضیہ سے بالکل الگ تھلگ ہے۔ وہ ان دنوں عمان میں اسلامی "دہشت گردی اور بنیاد پرستی" کے روکنے میں امریکہ اور مغرب اور یورپ کے تعاون پر سوچ رہے ہیں۔ انہیں کو سوو یا کشمیری نہتے شہریوں کے قتل عام سے کیا سروکار ؟۔ ہلال عید کے موقع پر ہمارے مسلم بہن بھائی برف پوش پہاڑوں میں مرگ انبوہ سے دوچار تھے اور ادھر عالم اسلام خوب خوب "عید سعید" کے مزے لوٹ رہے تھے۔ خون مسلم کی لالی کی شفق میں ڈوبا ہوا ہلال عید مسلمانوں اور عالم اسلام کو "مبارک"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ملاکنڈ میں نظام عدل کا نفاذ --- حقیقت یا افسانہ

مسلم لیگ کی حکومت سے نفاذ اسلام کی امید اور توقع رکھنا دیوانے کا خواب ہے۔ جو کبھی بھی پورا نہیں ہوگا۔ ع ایں خیال است و محال است و جنوں۔

قیام پاکستان سے لیکر اب تک کیے گئے نفاذ شریعت کے تمام وعدے صرف سراب ثابت ہوئے۔ ملاکنڈ کے غیور اور بہادر عوام عرصہ دراز سے خون جگر دے کر شریعت کے نفاذ کیلئے تاریخ ساز